

اسلام اور سکھ مت میں حیات بعد المات کا تقابلی جائزہ

A COMPARATIVE STUDY OF CONCEPT OF HEREAFTER IN ISLAM AND SIKHISM

*Dr. Sheraz Ahmad

** Dr. Muhammad Asif

ABSTRACT

In Sikhism, there is a partial mention of all these teachings which are the basic part of Islam's belief in the hereafter. Every human being has a fixed time of death and the belief of capturing the human soul through angels is part of the teachings of Sikhism. On the contrary, those who do not acknowledge the reality of death and the grave, have been declared insane. The beliefs that have been stated in the Qurān and Hadith in a very clear and reasoned manner, those beliefs are alluded to in Gurū Granth Sāhib. In Sikhism, along with the concept of hereafter and resurrection, the belief which is fundamental, that is the concept of reincarnation. Reincarnation is an ancient Hindū theory that after death a person regains a new body based on his deeds. The teachings of Granth Sahib contain both the doctrines of reincarnation and resurrection which is a form of contradiction. The doctrine of reincarnation is completely contrary to Islam and is pure Hindū ideology.

Keywords: Hereafter, Resurrection, Gurū Granth, Hindū ideology, Reality of death.

ایمان بالآخرت عقائد اسلامی کا ایک بنیادی رکن ہے۔ یہ ایک جامع اصطلاح ہے جو اخروی زندگی کے متعدد امور پر مشتمل ہے۔ موت کے بعد پیش آنے والی تمام کیفیات جو قرآن و حدیث میں بیان کی گئی ہیں، یوم آخرت پر ایمان لانے میں شمار ہوتی ہیں۔ اخروی زندگی کے دو مرحلے ہیں۔ ۱۔ عالم برزخ ۲۔ عالم بعث بعد الموت۔ پہلا مرحلہ عالم برزخ یعنی قبر کا مرحلہ ہے۔ شرعی اصطلاح میں اس سے مراد موت سے لے کر قیامت برپا ہونے تک کا درمیانی عرصہ برزخ ہے۔ دوسرا مرحلہ عالم بعث بعد الموت ہے، جس میں دوبارہ جی اٹھنے، میدان حشر میں اکٹھا ہونے، حساب و کتاب، پل صراط اور جنت و جہنم میں خلود شامل ہے۔

* Lecturer, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, RYK Campus.

** Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, RYK Campus.

قرآن مجید میں اکثر مقامات پر عقیدہ توحید اور عقیدہ آخرت کو اکٹھا ذکر کیا گیا ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی اپنی قوم کو عقیدہ آخرت کی تعلیم دی ہے۔ جس طرح عقیدہ آخرت کو تسلیم کرنے کے دنیا و آخرت میں بے شمار فوائد و ثمرات حاصل ہوتے ہیں، اسی طرح نہ ماننے کی صورت میں برے اور خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ ایمان بالآخرت ایسی چیز ہے جو انسان کو صراطِ مستقیم پر گامزن کرتی ہے۔ کیونکہ اگر مرنے اور اعمال کی جوابدہی کا تصور نہ تو انسان کے اندر احساسِ ذمہ داری پیدا نہیں ہوتا اور وہ عملی و اخلاقی فساد کی جانب مائل ہو جاتا ہے۔ قوتِ ایمانی کمزور پڑنے پر وہ بد اعمالیوں کا خوگر ہو جاتا ہے۔ معاد پر ایمان ایک تعمیری کردار ہے جو معاشرے میں توازن کو برقرار رکھتا ہے۔ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اعمالِ صالح کی بالیدگی، جبلتوں پر قابو پانا اور افرادِ معاشرہ کے حقوق کی پامالی سے بچنا آخرت پر ایمان کے اثرات ہیں۔

سکھ مت میں آخرت کا تصور:

عقیدہ توحید اور رسالت کے بعد نظامِ عقائد کا بنیادی جز عقیدہ آخرت ہے اور اسے اساسی حیثیت حاصل ہے۔ عقیدہ آخرت وہ چیز ہے جو انسان کے اندر اپنے اعمال کی مسئولیت اور اپنے قول و فعل کی ذمہ داری کا ایک فعال جذبہ پیدا کرتی ہے۔ آخرت کا یقین کامل ہی انسان کو اپنے فرائض کی انجام دہی پر آمادہ کرتا ہے۔ گرو گرنٹھ صاحب میں ان عقائد کا ذکر موجود ہے جو آخرت کے سلسلے میں مسلمانوں کے عقائد ہیں۔ گرو نانک کے کلام میں موت، قیامت، اعمال کا حساب کتاب، پل صراط، جنت و دوزخ اور حوروں کے وجود جیسے عقائد کا ذکر ہے۔ موت اور قیامت کا تذکرہ گرو گرنٹھ صاحب میں اس طرح مرقوم ہے:

مقام کر گھر بینانت چلنے کی دھوکھ	مقام تاں پر جانے جاں رہے نہچل لوک
دنیا کیس مقامے	کہ صدق کرنی خرچ باندھولاگ رہونا
جوگی تاں آسن کرہے ملاں بہے مقام	پنڈت دکھانے پوتھیاں سدھیے دیو ستھان
سرسدھ گن گندھرب مٹی جن شیخ پیر سالار	در کوچ کو چا کر گئے اورے بھی چلنہار
سلطان خان ملوک امرے گئے کر کوچ	گھڑی مہت کی چلنادل سمجھ تو بھی پہوچ
شبد اہ ماہ و کھانے و رلات بوجھے کوئی	نانک دکھانے بنیتی جل تھل ہسٹیل سوئے
اللہ الکھ انکم قادر کرن ہار کریم	سب دنیا آون جاوئی مقام ایک رحیم
مقام تس نوں آکھیے جس سس نہ ہووی لیکھ	آسمان دھرتی چلسی مقام اوہی ایک
دن روچلے نس سس چلے تار کا لکھ پلوئے	مقام اوہی ایک ہے نانک سچ بگوئے

عبارت مذکور بالا کا مفہوم یہ ہے کہ یہ دنیا فنا ہونے والی ہے۔ دائمی طور پر یہاں کسی کا قیام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے سچائی کا ذرا راہ اپنے پلے باندھ لو۔ شب و روز ذکرِ الہی میں مشغول رہو۔ جوگی پر امید ہیں اور ملاں اپنے مقام پر ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ پنڈت پوتھیاں پڑھنے میں مشغول ہیں اور سدھ لوگ دیو ستھان میں قیام پذیر ہیں۔ سب بھلے لوگ سدھ، راگی، شیخ، پیر اور سپہ سالار موت کا شکار ہوں

گے۔ ان میں سے کئی مر گئے اور کوئی مرنے والے ہیں۔ بڑے بڑے جابر بادشاہ خان ملوک اور امراء سب کے سب اس دنیا سے کوچ کر گئے ہیں اور اچھی طرح سمجھ لو آج یا کل تمہارے لئے بھی کوچ کا نقارہ بجے گا۔ خدا تعالیٰ وراء اللوراء ہے اس تک موت نہیں پہنچ سکتی۔ وہ قادر مطلق ہے، خالق ہے، رحیم ہے۔ باقی تمام دنیا فانی ہے۔ باقی رہنے والی ذات صرف خدائے واحد کی ہے۔ یہ زمین و آسمان ایک دن فنا ہو جائیں گے اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی باقی رہے گا۔ یہ دن اور سورج، یہ رات اور اس میں چمکنے والا چاند اور لاکھوں ٹمٹماتے ستارے سب کے سب فنا ہو جائیں گے۔ ناک سچ بیان کرتے ہیں کہ باقی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی رہے گی، وہی ایک غیر فانی اور لازوال ہے۔ باقی سب موت کا شکار ہوں گے۔

موت:

موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس کا انکار دنیا کا کوئی مذہب نہیں کرتا ہے۔ گرنتھ صاحب کی تعلیمات میں بھی موت کا تصور موجود ہے اور ہر انسان کی موت کا وقت مقرر ہے۔ بنی نوع انسان اپنے اپنے وقت پر موت کا شکار ہوں گے۔ انسان کی روح قبض کرنے کے لیے بھی موت کا فرشتہ مقرر ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں بابا فرید رقمطراز ہیں:

جت دھاڑے دھن وری ساہے لئے لکھائے

ملک بے کننی سنیدا منہ دیکھا لے آئے^۲

”جس دن روح کی شادی ہونے والی ہے وہ پہلے سے مقرر ہے۔ گویا کہ ہر ایک انسان کی موت کا وقت معین

ہے۔ موت کا فرشتہ جس کا نام پہلے سے سنا تھا؛ شکل دکھاتا ہے اور انسان کی روح قبض کر لیتا ہے۔“

تعلیمات سکھ مت میں دنیا کو عارضی ٹھکانہ قرار دیا گیا ہے جو کہ دار الفنا ہے۔ یہ چمکتی دکتی دنیا ایک دن ختم ہو جائے گی۔ اہل دانش قبر کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ گرو نانک گرنتھ صاحب میں فرماتے ہیں:

چل مل بسیار دنیا فانی

قالوب عقل من گور نہ مانی^۳

”دنیا کی چمک دمک تو بہت ہے مگر جلد ختم ہو جانے والی ہے۔ ناقص عقل کے لوگ قبر کو تسلیم نہیں کرتے۔“

قیامت سے متعلق سکھ دھرم کے نظریات:

سکھ دھرم نے ہندو مت کے عقیدے جوئی چکر کو اپنایا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمات میں قیامت کا تصور بھی موجود ہے۔ جس طرح مختلف مذاہب نے اس سے نجات کا راستہ بتلایا ہے، اسی طرح سکھ مت نے بھی الگ حدود و قیود کے ساتھ اعلیٰ و ارفع منزل تک پہنچنے کا راستہ بتلایا ہے کہ انسان اس ذات کی مرضی اور محبت کا دیوانہ ہو جائے اور اعلیٰ اوصاف و اخلاق کے ساتھ وصال الہی کا شرف حاصل کرے۔ یہ دنیا اور اس کی تمام مخلوق فانی ہے۔ بقا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاصل ہے۔ ہم زمین پر بسنے والے تمام لوگ فانی ہیں۔ باقی رہنے والی ذات صرف خدا تعالیٰ کی ہے۔ کوئی دیوی دیوتا اور نہ ہی کوئی سدھ باقی رہے گا۔ سب کچھ فنا ہونے والا ہے۔

اسلام کی طرح سکھ مت میں بھی قیامت کے دن حساب سے ڈرانے کا تذکرہ ہے اور اخروی نجات کے لئے چار چیزوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ خدا سے ڈرنا، سیدھے راستے پر چلنا، خدا کے رحم و کرم پر بھروسہ کرنا اور سیدھے راستے پر گامزن ہونے کے لئے ان ہدایات کو حاصل کرنا جو حقیقی منزل کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ ڈاکٹر تارا چند گرو نانک کے حوالے سے اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں:

“Be in fear of that day when God will judge thee and put the fear of God into thy heart, then the fear of death depart in fear.”

4

”اس دن سے ڈرو جب اللہ خود تمہارا قاضی ہو گا۔ خدا کے خوف کو اپنے دل میں ڈال دو پھر موت کا خوف رخصت ہو جائے گا۔“

قیامت کا منظر بیان کرتے ہوئے گرو نانک گرنتھ صاحب میں لکھتے ہیں:

نہ سس سور منڈلو، بہت دیپ نہ جلو آن پون تھر نہ کوئی، ایک تو ہی ایک تو ہی^۵

”ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ یہ ساتوں آسمان اور چاند و سورج ٹوٹ پھوٹ جائیں گے اور زمین کے اندر کی ساری چیزیں بھی ختم ہو جائیں گی۔ اس وقت صرف ایک ہی خدا کی ذات باقی رہے گی۔“

آخرت میں ہر شخص کو اپنے اعمال کے مطابق اجر ملے گا، کوئی کسی کے کام نہ آئے گا چاہے کوئی کتنا بھی قریبی رشتہ دار ہو حتیٰ کہ اولاد بھی کام نہ آئے گی۔ اس لئے اس دنیا میں ہی اپنے اعمال کی اصلاح کر لیں۔ تیسرے گرو رام داس گرو گرنتھ صاحب میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کلبک شیخ نیاؤں ہے جو د گاڑے پاوے سوئے ہو رکسے نہ ماریئے بھاویں کوئی ہوئے

جیہڑا لگ گناہ کرے تس انگے ملے سزائے وچ کتاباں لکھیاں آکھیا پاک خدائے^۶

”ہر انسان اپنا ہی کیا پائے گا، کسی دوسرے کو الزام دینے کی ضرورت نہیں ہے یعنی انسان کے مرنے کے بعد اس کے رشتہ دار، بھائی بہن اور اس کے بچے مدد نہیں کریں گے۔ کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا، بس صرف اپنے ہی کئے ہوئے اعمال کام آئیں گے۔ اس لئے انسان کو خود اچھے اچھے اعمال کر کے دنیا سے آخرت کی طرف جانا چاہیے۔“

نویں گروتھ بہادر موت کی یاد دلاتے ہوئے گرو گرنتھ صاحب میں بیان کرتے ہیں کہ موت سے ایک لمحے کے لیے بھی غافل نہ ہو اور ہمہ وقت اپنے خدا کا ذکر کر، کیونکہ موت کسی وقت بھی آسکتی ہے:

آج کال فن تو ہے گرس ہے سمجھ را کھوچیت کہے نانک رام بھج لے جات او سر بیت^۷

اے انسان اپنے دل میں یہ سمجھ ہمیشہ رکھ کہ موت ہر وقت تیرے سر پر منڈلا رہی ہے۔ یہ کسی بھی وقت تمہیں اپنی گرفت میں لے سکتی ہے۔ نانک تمہیں سمجھاتا ہے تیری عمر گزرتی جا رہی ہے، ابھی بھی وقت ہے سنبھل جا اس مالک پر ماتما کا ذکر اور حمد و ثناء کر۔“

آواگون:

سکھ مت میں عقیدہ آواگون (تسخ) پوری طرح مستحکم اور مضبوط عقیدہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آواگون قدیم ہندوستانی نقطہ نظر ہے۔ اس عقیدے کے مطابق موت کے بعد انسان کو اعمال و افعال کی بنیاد پر نیا جسم ملے گا۔ انسان مرنے کے بعد ایک دوسرے روپ میں جنم لیتا ہے۔ جس میں انسان کو اپنے گزشتہ جنم کے اعمال کا نتیجہ بھگتنا پڑتا ہے اور یہ سلسلہ تا ابد جاری رہتا ہے۔ اگر موجودہ زندگی کو گناہوں میں مبتلا رہ کر گزارہ تو اسے مختلف حیوانات کے اجسام سے گزرنا پڑے گا۔ اسی طرح ۸۴ لاکھ اجسام میں سے گزرتے ہوئے انسانی جسم نصیب ہو گا۔ ان کے خیال میں جب تک انسان عشق الہی میں کمال حاصل کر کے خدا کو نہیں پالیتا وہ بار بار اسی دنیا میں مختلف شکلوں میں جنم لیتا رہے گا۔

گوبند سنگھ اپنی تصنیف 'Introduction to Sikhism' میں بیان کرتے ہیں:

"After death, man comes to the next birth according to what he deserves. If he has been wicked and evil, he takes birth in the lower species. If he has done good deeds, he takes birth in a good family. The cycle of birth and death keeps the soul away from Divinity."⁸

”موت کے بعد انسان اپنے استحقاق کے مطابق اگلا جنم لیتا ہے۔ اگر وہ شریر اور برا ہے تو وہ نچلے طبقے کی نسل میں جنم لیتا ہے۔ اگر اس نے اچھے اعمال کئے ہیں تو وہ اچھے گھر آنے میں جنم لیتا ہے۔ پیدائش اور موت کا چکر روح کو الوہیت سے دور رکھتا ہے۔“

گرو نانک گرو گرنتھ صاحب میں آواگون پر تبصرہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

جڑ جڑو چھڑے و چھڑے جڑے جیو جیو موئے موئے جیوے کیتیا کے باپ کیتیا کے بیٹے کیتے گورو چیلے ہوئے
آگے پانچھ گنت نہ آوے کیا جانی کیا ہن ہووے سبھ کرناں کرت کر لکھے کر کر کر تا کرے کرے
من مکھ مرے گور مکھ ترے نانک ندری ندر کرے

یہ روح کئی اجسام سے وابستہ ہو کر الگ ہوئی اور الگ ہو کر کئی اجسام سے وابستہ ہوئی۔ پیدا ہو کر کئی بار مرے اور مر مر کر پھر پیدا ہوئے۔ بہت سے لوگوں کے باپ بنے، بہت سے لوگوں کے بیٹے بنے اور کئی گروؤں کے چیلے بنے۔ جو کچھ اب ہم کر رہے ہیں اور جو پہلے کر چکے ہیں، وہ ہمارا نوشتہ تقدیر ہے اور خالق ہمیں بار بار بھیج رہا ہے۔ دل کے کہنے پر چلنا موت سے ہمکنار ہونا ہے۔ جب خدا کا کرم ہوتا ہے تب گرو کے روبرو ہو کر ہم اپنی منزل عبور کر لیتے ہیں اور آواگون کا چکر ختم ہو جاتا ہے۔

مکتی:

تمام مذاہب عالم میں نجات و کامیابی کو بنیادی مقام حاصل ہے۔ انسانی زندگی کے تمام نیک اعمال اسی نجات کے حصول کے لئے انجام دیئے جاتے ہیں۔ مختلف مذاہب میں اس کے مختلف نام ہیں۔ کسی مذہب میں مکتی یا موکش اور کسی میں نجات کا نام دیا جاتا ہے۔ مکتی کا لفظی مطلب ہے جوئی چکر سے آزادی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آخرت میں سکون و راحت سے گرووں اور سنتوں کے ساتھ رہنا، لامحالہ خدا

کے ساتھ رہنا ہے۔ سکھ مذہب کے مطابق ایک روح خدا کی طرف سے ابھرتی ہے، زندگی اور موت کے دائرے مکمل کرنے کے بعد اور بے ہنگم کرموں کو کھانے کے بعد وہ دوبارہ خدا سے مل جاتی ہے اور اگلی تفویض الہی تک وہیں رہتی ہے۔ آخر کار خدا کی ذات میں مستقل طور پر ضم ہونے سے پہلے روحیں اپنے دنیاوی کرموں کے مطابق مختلف بالائی خطوں (جنت و جہنم) سے گزرتی ہیں۔

گرو نانک 'جپ جی' میں مکتی کے حصول سے متعلق رقمطراز ہیں:

کرمی آوے کپڑ اندری موکھ دیارو نانک ایویں جانے سبھ آپے سچیارو"

اعمال کی وجہ سے جسم ملتا ہے۔ لیکن مکتی کا دروازہ خدا کے رحم و کرم سے کھلتا ہے۔ نانک کہتے ہیں کہ اس بات کو یوں سمجھ لو کہ وہ خود سب سے سچا ہے۔

سکھ مت میں انسان کی زندگی کی کامیابی کا دار و مدار موشک کے حصول پر ہے یعنی آواگون کے چکر سے آزادی ہے۔ انسان اس دنیا میں بار بار جنم لیتا ہے اور یہ جنم انسان کی سابقہ زندگی کے اعمال کے مطابق ہوتا ہے۔ اس دھرم میں انسانی زندگی کا عظیم ترین مقصد ذات الہی کے اوصاف و کمالات کو اختیار کر کے وصال الہی کو حاصل کرنا ہے، جو اصطلاح میں جیون مکتی کہلاتا ہے۔ سکھ مت کے مطابق انسانی روح کے مقید ہونے کا بڑا سبب انسان پر انانیت کے جذبات کا غلبہ ہونا ہے۔ انانیت کا خاصہ یہ ہے کہ اس کا حامل شخص اپنے حقوق کو تو پہچانتا ہے مگر فرائض سے غافل رہتا ہے۔ سکھ دھرم کی تعلیمات کے مطابق جو شخص اپنی انانیت پر قابو پالے اور اسے خدائی نور کا علم حاصل ہو جائے تو وہ آواگون سے اپنے آپ کو نجات دلا لیتا ہے اور خدا کے وصال کے ذریعے ابدی ولا زوال مسرتوں کے حصول کو ممکن بنالیتا ہے۔

پریت پنجر ہی دوکھ گھنیرے نرک پچے آگیان اندھیرے"

اس کائنات میں روح کے طویل، سخت اور مشکل سفر کے دوران روح کو مختلف مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑتا ہے تاکہ خدا کی ذات میں دوبارہ ضم ہونے کا راستہ ہموار ہو سکے۔ یہ انسانی جسم روح کے لیے عارضی ٹھکانہ ہے۔

سکھ ازم کا تصور نجات دیگر مذاہب ہندو ازم، جین ازم اور بدھ ازم سے یکسر مختلف اور جداگانہ ہے۔ مذکورہ تینوں مذاہب حصول نجات کے لئے دنیا اور اسباب دنیا سے کنارہ کشی کو لازمی قرار دیتے ہیں۔ جبکہ سکھ دھرم یہ کہتا ہے کہ جب تک معاشرہ کے ایک ذمہ دار کی حیثیت سے دنیا کو اختیار نہ کیا جائے اور فرد معاشرے کی خیر و فلاح کے لئے فکر مند نہ ہو جائے، اس وقت تک نجات یا جیون مکتی کی منزل ہاتھ نہیں آسکتی۔ اس کے برعکس جو غرور تکبر کو چھوڑ کر ذات الہی سے غیر مشروط محبت کر کے سماج میں ایک مہذب اور ذمہ دار شخص کا فرض منصبی ادا کرتا ہے۔ وہ گرو نانک کے مطابق سعادت و کامیابی سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

اسلام میں حساب و کتاب کا عقیدہ:

میدان حشر میں بنی نوع انسان کو ان کے اعمال نامے دیئے جائیں گے اور حساب و کتاب ان اعمال ناموں کے مطابق ہو گا۔ جس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس کا حساب و کتاب میں بھی آسانی ہو گی۔ جس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، اس کا حساب بھی سخت ہو گا۔ تمام انسانوں کے ساتھ انصاف کا سلوک ہو گا اور کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کی جائے گی۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔

"وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا
بِهَا وَكَفَى بَنَا حَاسِبِينَ" ۱۲

”اور ہم قیامت کے دن انصاف کا ترازو رکھ دیں گے تو کسی شخص کی ذرہ برابر بھی حق تلفی نہ ہوگی اور اگر

رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہو گا تو ہم اس کو حاضر کر دیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔“

بروز حشر تمام انسانوں سے ابتداء میں پانچ سوال پوچھے جائیں گے۔ ان سوالوں کے جواب دیئے بغیر کوئی شخص اپنے جگہ سے

حرکت نہیں کر سکے گا۔ اس بارے میں امام ترمذی ذیل حدیث نقل کرتے ہیں:

"عن أبي برة الاسلمي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تزول قدما عبد حتى يسأل
عن عمره فيما أفناه وعن علمه فيما فعل وعن ما له من أين اكتسبه وفيما أنفقه وعن جسمه
فيما أبلاه. هذا حديث حسن صحيح" ۱۳

”حضرت ابو برة اسلمی (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کوئی

بندہ اس وقت تک اپنے رب کے سامنے سے قدم نہیں اٹھا سکے گا جب تک اللہ تعالیٰ اس سے پانچ چیزوں

کے متعلق سوال نہ کر لے۔ اس نے اپنی زندگی کہاں گزاری؟ اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ مال کہاں

سے کمایا اور خرچ کہاں کیا؟ اور اپنا جسم کن کاموں میں پرانا کیا؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔“

حساب و کتاب کے بارے میں سکھ عقیدہ:

آخرت کے حساب و کتاب کے بارے میں سکھ دھرم عقیدہ رکھتا ہے کہ خالق کائنات زندگی میں کئے جانے والے اعمال کا حساب

لے گا۔ اس بارے میں بابا گرو نانک فرماتے ہیں:

نانک آکھے رے مناسنئے سکھ سہی لیکھارب منگیسیا بیٹھا کڈھ وہی

طلبان پوسن یا قیاں باقی جٹاں رہی عزرائیل فرشتہ ہوسی آتے تہی

آون جان نہ سو جھئی بھیری گلی پھئی کوڑ نکھوٹے نانکا اوڑک سچ رہی ۱۴

اللہ تعالیٰ ہر شخص سے اس کے اعمال کا حساب لے گا اور اسی کے مطابق ہر شخص کو سزا اور جزا دے گا۔ جن کے اعمال اچھے ہوں

گے ان سے اچھا سلوک کیا جائے گا۔ جن لوگوں کے اعمال برے ہوں گے انہیں سزا دی جائے گی اور ان کے گلے میں طوق ڈالے جائیں

گے۔ آخر کار جیت حق اور سچ کی ہوگی اور باطل ہار جائے گا۔

گرو گرنتھ صاحب میں گرو نانک مزید لکھتے ہیں:

باکی والا طلبئے سرامارے جندار جیئو لیکھامنگے دیونا کچھے کر بیچار جیئو

سچے کی لو ابرے بخشے بخشنار جیئو ۱۵

جن لوگوں کے اعمال برے ہوں گے، ان کو خدا کے سامنے بلایا جائے گا اور ان کو وحشی اور جنگلی جانوروں کی طرح سزا دی جائے گی۔ ان سے ان کے اعمال کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔ سچے لوگوں کو معاف کرنے والا خدا معاف کر دے گا۔

آخرت کے حساب کے بارے میں گرو گرنٹھ صاحب میں لکھا ہے:

مرنے کی چنتا نہیں جیون کی نہیں آس توں سرب جیاں پر تپا لپی لیکھے ساس گراس^{۱۶}

اے میرے خدا میرے دل میں نہ تو موت کا کوئی فکر ہے اور نہ ہی زندگی کا لالچ ہے۔ اے خدا تو ہی تمام جانداروں کو پال رہا ہے۔ تو ہی ہر شخص سے اس کی زندگی کے اعمال کا حساب لے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک معین وقت کے لیے انسان کو اس دنیا میں بھیجا ہے اور آخرت میں تمام بنی نوع انسان کا حساب و کتاب ہو گا۔ تمام لوگوں کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کیا جائے گا۔ کسی انسان کے ساتھ ذرہ برابر بھی زیادتی نہ ہو گی۔ سکھ تعلیمات کے مطابق بھی ہر انسان اپنے رب کے سامنے اپنے اعمال کا حساب و کتاب دے گا۔ لوگوں سے ان کے اعمال کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔ جن لوگوں کے اعمال صالح ہوں گے ان سے اچھا برتاؤ ہو گا اور جن لوگوں کے اعمال فحش ہوں گے تو انھیں وحشی جانوروں کی طرز پر سزا ہو گی۔ آخرت میں کامیابی ہمیشہ حق و سچ کی ہو گی اور باطل کو شکست ہو گی۔

اسلام میں پل صراط کا عقیدہ:

حساب و کتاب سے فراغت کے بعد جملہ خلایق کو پل صراط سے گزرنا ہو گا۔ ہر شخص پل صراط سے اس رفتار سے گزرے گا، جیسا کہ دنیا میں اس کے اعمال ہوں گے۔ کوئی تو بجلی کی طرح پلک جھپکتے گزر جائے گا اور کسی کے گزرنے کی رفتار کم ہو گی۔ رفتار کا یہ فرق ان کے نیک اعمال اور اخلاص کے درجے کی وجہ سے ہو گا۔ عقیدہ پل صراط حق ہے اور اس کا انکار گمراہی ہے۔ حتیٰ کہ جنت میں جانے والے تمام لوگ اس پل سے گزر کر جنت میں جائیں گے اور یہ پل جہنم پر بنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا"^{۱۷}

”اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو، تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات

ہے۔“

جہنم پر وارد ہونے سے مراد پل صراط سے گزرنا ہے جو کہ جہنم کے اوپر بچھا یا گیا ہے۔ اہل ایمان جب پل صراط سے گزریں گے تو ان کا نعرہ ”رب سلم سلم“ ہو گا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ روایت کرتے ہیں کہ:

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : شعار المؤمنين على الصراط : رب سلم سلم"^{۱۸}

”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پل صراط پر مومنین کا شعار ہو گا۔ رب سلم سلم (یارب ہمیں سلامتی

کے ساتھ گزار، سلامتی کے ساتھ گزار)۔“

سکھ مت میں پل صراط کا نظریہ:

سکھ دھرم کے عقائد میں پل صراط کا تصور بھی پایا جاتا ہے۔ سکھ عقیدے کے مطابق پل صراط بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہو گا اور وہ لوہے کی طرح گرم ہو گا۔ اس کے نیچے ایک ندی بہتی ہوگی، جس میں سانپ اور بچھو ہوں گے۔ برے اعمال کرنے والے لوگ اسے عبور کرتے ہوئے کٹ کر اس میں گر جائیں گے۔ اس طرح وہ لوگ سانپوں اور بچھوؤں کی خوراک بن جائیں گے۔ اس میں گرنے والے لوگ خوب شور مچائیں گے مگر یہاں ان کی کوئی شنوائی نہ ہوگی۔ یہاں پر وہ لوگ اپنی برائیوں کی سزا ہمیشہ پاتے رہیں گے۔

گرو گرنتھ صاحب میں پل صراط کا ذکر کرتے ہوئے بابا فرید فرماتے ہیں:

والوں کی پل صراط کنی نہ سنی آئے فرید اکثری پوندی ای کھڑانہ آپ مہائے^{۱۹}

پل صراط بال سے باریک ہے۔ کیا تو نے اس پل پر سے گزرنے کی مصیبت کے بارے میں نہیں سنا۔ بابا فرید کہتے ہیں کہ آوازیں آنے کے باوجود اپنے ہاتھوں سے خود کو برباد نہ کر۔

بھگت روی داس پل صراط کے بارے میں اپنا نقطہ نظر بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

پل صراط کا پنتھ دوہیلا سنگ نہ ساتھ گون کی^{۲۰}

پل صراط کا راستہ بہت ہی کٹھن ہے۔ وہاں پر کوئی کسی کا ساتھ نہ دے سکے گا۔ بلکہ ہر ایک کو اکیلے گزرنا ہو گا۔

جس طرح اسلامی تعلیمات میں حساب و کتاب کے بعد تمام مخلوق پل صراط عبور کرے گی۔ پل صراط سے گزرنے کا عقیدہ حق و سچ پر مبنی ہے۔ پل صراط سے گزرنے کی رفتار ہر شخص کے اعمال کی بنیاد پر ہوگی۔ گرو گرنتھ صاحب میں بھی پل صراط کا تصور پایا جاتا ہے۔ اسے ایک نہایت ہی کٹھن راستہ قرار دیا گیا ہے۔ پل صراط سے گزرنا ایک بہت بڑی مصیبت ہے اور ہر شخص کو اس پل سے تنہا ہی گزرنا پڑے گا۔ وہاں کوئی بھی دوسرے کا ساتھ نہ دے گا۔

اسلام میں جنت و جہنم کا عقیدہ:

حشر اجساد اور جزائے اعمال کے بعد خوش قسمت جن و انس خداوند کی رحمت کاملہ سے خلد میں داخل ہوں گے۔ جنت کو دارالسلام یعنی امن و سلامتی کا گھر کہا جاتا ہے۔ جنت کی وسعت، اس کے دروازے، خادین، حور و غلمان، بابرکت لذیذ کھانے، تزیین و آرائش اور آرام و سکون کو اگر الگ الگ بیان کیا جائے تو یہ تفصیل متعدد کتابوں پر مشتمل ہوگی۔ اس قسم کی تمام معلومات کا سرچشمہ قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ ہے۔ لہذا مقالہ ہذا کے دامن میں گنجائش نہ ہونے کی بناء پر ایک قرآنی آیت اور ایک حدیث مبارکہ پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ جنت کی کشادگی کو بیان کرتے ہوئے حق تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ"^{۲۱}

”اور اپنے پروردگار کی مغفرت اور جنت کی طرف لپکو، جس کا پھیلاؤ آسمان اور زمین کے برابر ہے؛

جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔“

عقیدہ جنت عقائد اسلامی کا بنیادی رکن ہے۔ جنت میں اہل ایمان کے لئے بے شمار نعمتیں ہوں گی، جن کا تصور اس دنیا میں ناممکن ہے۔ ان تمام نعمتوں کے باوجود جنت میں سب سے بڑی نعمت رب تعالیٰ کا دیدار ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اہل جنت پر اپنے نور کی تجلی فرمائے گا۔ اس تجلی کی موجودگی میں اہل جنت کسی اور نعمت کی طرف مطلق التفات نہ کریں گے۔ نور کی تجلی کے ہٹ جانے کے باوجود اہل جنت اس کی رونق اور برکت محسوس کریں گے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أهل الجنة في نعيمهم إذ سطع لهم نور فرفعوا رؤوسهم

فإذا الرب قد أشرف عليهم من فوقهم . فقال السلام عليكم يا أهل الجنة " ۲۲

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت عیش و راحت میں ہوں گے کہ ایک نور جلوہ گر ہو گا۔ اہل جنت سر

اٹھا کر اوپر دیکھیں گے۔ یہ حق تعالیٰ کی تجلی ہو گی۔ حق تعالیٰ فرمائے گا: السلام علیکم یا اهل الجنة (اہل جنت تم

پر سلامتی ہو)۔“

جس طرح جنت امن کا گھر ہے، اسی طرح جہنم تباہی کا گھر ہے۔ دوزخ پر ایمان بھی اسلامی عقیدے کی اہم کڑی ہے۔ دوزخ کو میدان حشر میں مشرکوں، گمراہوں اور کافروں کے سامنے لایا جائے گا۔ یہ منظر دیکھ کر میدان حشر میں موجود لوگ دم بخود رہ جائیں گے۔ جہنم کو لوگاموں کے ذریعے جکڑ کر میدان حشر میں لایا جائے گا اور وہ جوش مارتی اور چنگھاڑتی ہوئی آئے گی۔ رب ذوالجلال گمراہوں اور مشرکوں کو خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿وَبَرَزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ - وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ - مِنْ دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ - فَكَبِكُوا فِيهَا هُم وَالْغَاوُونَ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ - ۲۳﴾

”اور دوزخ گمراہوں کے سامنے لائی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا کہ جن معبودوں کو تم اللہ کے سوا

پوجتے تھے وہ کہاں ہیں، کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا اپنا بچاؤ کر سکتے ہیں۔ تو وہ (بت) اور (ان کے پوجنے

والے) گمراہ اور ابلیس کا لشکر سب کے سب اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔“

جہنم کی آگ اور دنیا کی آگ کا موازنہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ دوزخ کی آگ کا درجہ حرارت معلوم کرنا ممکن نہیں ہے۔ البتہ اس

کی شدت کا اندازہ صحیح مسلم کی اس روایت سے کیا جاسکتا ہے۔

"أَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي يَقْدِرُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ - قَالُوا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ - قَالَ : فَإِنَّهَا فَضِلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةِ وَسْتِينَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا " ۲۴

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا: جس آگ کو تم جلاتے ہو دوزخ کی آگ کاسترواں حصہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! اللہ کی قسم! یہی کافی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: اُس آگ میں انہتر حصے گرمی زیادہ ہے۔“

سکھ دھرم میں جنت و جہنم کا نظریہ:

سکھ افکار کے مطابق اس دنیا کو بہت سارے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا طبقہ جسمانی کائنات ہے۔ ہم اس طبقے کے ایک حصے میں رہتے ہیں اور اس وسیع سیارے کے نظام کے دیگر نامعلوم حصوں کی دریافت کے لیے مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔ دوسرا طبقہ انسانی آنکھ سے اوجھل ہے جو اجتماعی طور پر جنت اور جہنم کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ خطہ انسانی آزمائشوں، آرام گاہوں اور اصلی ٹھکانوں کے لیے محفوظ ہے۔ ان میں سے کچھ خطے پیغمبروں اور سنتوں کے اصلی مسکن ہیں۔ اس خطے میں اعلیٰ ترین ڈویژن کو سچ کھنڈ کہا جاتا ہے۔ اسی جگہ پر خدا کا گھر ہے۔ اسی خطے سے وہے گرو عظمت والا خدا اپنی مخلوق کو تخلیق کرتا ہے اور نظام کائنات چلاتا ہے۔ جن خطوں میں راحت و خوبی ہے وہ جنت کے نام سے جانے جاتے ہیں اور وہ خطے جو اذیت دینے کے مقامات ہیں ان کو جہنم کہا جاتا ہے۔ ایک شخص اپنے اعمال کے مطابق ان خطوں میں داخل ہوتا ہے۔

گرو نانک گرو گرنتھ صاحب میں لکھتے ہیں:

کپڑ اوپ سوہاونا چند دنیا اندر جاونا مند اچنگا اپنا آپے ہی کیتا پاونا

حکم کئے من جانو دے راہ بھیڑ سے اگے جاونا ننگا دوزخ چالیا تا دسے کھڑا ڈرانا^{۲۵}

”انسان خوبصورت اور قیمتی کپڑے اس دنیا میں چھوڑ کر چلا جاتا ہے اور صرف نیک اور برے اعمال اس کے ساتھ جاتے ہیں۔ دنیا سے آخرت کی طرف جانے والے مسافر وہاں جا کر اپنے نیک اور برے اعمال کا بدلہ پاتے ہیں۔ جو لوگ اس دنیا میں تکبر اور غرور میں آکر اپنی مرضی کے مطابق چلتے ہیں، وہ لوگ آنے والی آخرت میں تنگی اور مصیبت کی زندگی گزارتے ہیں۔ جب وہ لوگ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے تو ان کے سامنے بھیانک منظر آئے گا۔ تب وہ لوگ افسوس کریں گے مگر اس گھڑی ان کا افسوس کرنا بے کار ہو گا۔“

آخرت میں خدا تعالیٰ جب حساب لے گا تو کسی کے ساتھ زیادتی نہ کی اور نہ کسی کے ساتھ ظلم کیا جائے گا۔ بلکہ ظالموں کو خدا جہنم میں داخل کرے گا۔ جیسا کہ گرو گرنتھ صاحب میں گرو رام داس رقمطراز ہیں:

اوتھے سچو ہی سچ نبڑے چن دکھ کڈھے حجاباں تھاون نہ پائن کوڑیا لہ منہ کالے دوزخ پالیا^{۲۶}

”خدا کے دربار میں سچائی کے فیصلے کئے جائیں گے، وہ کسی پر زیادتی اور ظلم نہیں کرے گا۔ جو لوگ برے کام کر کے مرکز دنیا سے آخرت کی طرف جائیں گے، ان لوگوں کو چن چن کر الگ کر دیا جائے گا اور ان کے منہ کو کالا کر کے دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا۔“

سکھ دھرم میں یہ عقیدہ نہایت مستحکم ہے کہ ہمیشہ اچھے اعمال و افعال سے انسان کی نجات ممکن ہے۔ صرف باتیں بنانے سے انسان جنت میں نہیں جائے گا بلکہ اس کے لئے اسے اپنی زندگی میں اچھے اعمال بھی کرنا ہوں گے۔ بد اعمال اور برے لوگوں کا مسکن جہنم ہو گا۔ گرو گرنٹھ صاحب میں اسے یوں بیان کیا گیا ہے:

گور پیر حامہ تاں بھرے جاں مردار نہ کھائے گلیں بہشت نہ جائیے چھوٹے سچ کماہیے^{۲۷}

”گرو اور پیر تب سفارشی بنیں گے جب انسان حرام کھانے سے باز رہے۔ محض باتیں کرنے سے کوئی بھی انسان بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جنت کا حقدار تب ہو گا جب وہ سچائی پر پوری طرح عمل پیرا ہو۔“

سکھ عقیدے کے مطابق انسان کو جنت کے حصول کے لئے نیکیاں اور اچھے اعمال کرنا ہوں گے۔ بغیر اچھے اعمال کے کوئی شخص جنت میں نہیں جاسکتا۔ خدا نے جنت کو صرف اچھے کام کرنے والوں کے لئے بنایا ہے۔ گناہ گار اور برے لوگوں کو وہاں داخل نہیں کیا جائے گا۔ گرو گرنٹھ صاحب میں جنت کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ بہشت میں جانے کے لئے کیا لوازمات درکار ہوں گے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی کون کون سی نعمتیں ہوں گی، اس طرح مر قوم ہے:

بہشت پیر لفظ کماہیے اندازہ حور نور مشک خدا یا بندگی اللہ اعلیٰ حجرا

حق حلال بخور و کھانا دل دریا و دھودھو میلانا پیر پچھانے بہشتی سوئی عزرائیل نہ دوز ٹھہرا^{۲۸}

”جو لوگ اپنے وقت کے روحانی رہبر کے احکام پر عمل پیرا ہوں گے وہی لوگ بہشت کے وارث قرار پائیں گے۔ جس میں حوریں ہوں گی، ہر طرف نور ہی نور ہو گا اور ہر سمت خوشبو ہو گی۔ جنتی لوگ وہاں اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں گے۔ ان لوگوں کو بلند مقام پر جگہ عنایت ہو گی۔ دنیا میں رزق حلال کھانے والے، اپنے دل کا میل رفع کرنے والے اور امام وقت کی پہچان کرنے والے ہی بہشت میں داخل ہوں گے۔ انہیں عزرائیل دوزخ میں نہیں ڈالیں گے۔“

سکھ مت اپنے پیر و کاروں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہمیشہ نیک اعمال کے ساتھ زندگی بسر کریں کیونکہ آخرت میں اعمال کا حساب دینا ہو گا۔ گناہ گاروں کو موت کا فرشتہ سخت سزا دے گا اور انھیں جہنم میں ڈال دے گا۔ راگ مارو میں گرو ار جن دیو لکھتے ہیں:

پاپ کریندر سر پر مٹھے عزرائیل پھڑے پھڑکٹھے دوزخ پائے سر جنہارے لیکھا مگے بانیاں^{۲۹}

”گناہ کرنے والے لوگوں کو عزرائیل فرشتہ بہت سزا دے گا۔ خدا انھیں دوزخ میں گرائے گا اور ان سے حساب لے گا۔“

حق حلال بخور و کھانا دل دریا و دھودھو میلانا پیر پچھانے بہشتی سوئی عزرائیل نہ دوزخ ٹھہرا^{۳۰}

”جو لوگ حق حلال کی کمائی کھائیں گے وہ اپنے دل کی تمام میل کو دھو ڈالیں گے اور وہی امام وقت کی شناخت کر سکیں گے۔ ایسے لوگوں کو بہشت میں جگہ ملے گی۔ عزرائیل انھیں دوزخ میں نہ دھکیل سکے گا۔“

گرونانک اپنے متبعین کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ شب و روز اللہ تعالیٰ کی عبادت کو اپنا شعار بنائیں کیونکہ وہی اکیلا لائق عبادت ہے اور کائنات کا خالق و مالک ہے۔ جو لوگ اس کی بندگی میں اپنی زندگی بسر کریں گے وہ جہنم سے بچ جائیں گے۔ چنانچہ آپ گرنٹھ صاحب میں فرماتے ہیں:

خود خصم خلق جہان اللہ مہربان خدائے
دنس رین بے تدھ ارادے سو کیوں دوزک جائے^۳
”اللہ تعالیٰ خود مالک ہے، تمام جہان کا خالق ہے اور وہ مہربان بھی ہے۔ جو لوگ دن رات اس کی عبادت کرتے ہیں وہ دوزخ میں کیوں جائیں گے“

سکھ دھرم میں بھی جنت و جہنم کا تذکرہ پایا جاتا ہے۔ اعلیٰ ترین خطے کو سچ کھنڈ کہا جاتا ہے۔ جہاں سے عظمت والا خدا اس کائنات کا انتظام و انصرام کرتا ہے۔ جنت پیغمبروں، سنتوں اور گروؤں کا مسکن ہے اور اس میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو اسے گرو کی امان حاصل کر لیں گے۔ سکھ عقیدے کے مطابق انسان اپنے پیر اور گرو کی سفارش سے جنت میں جانے کے حقدار ہوں گے لیکن اس کے لیے شرط ہے کہ وہ حرام کھانے سے باز رہیں، سچائی پر پوری طرح کاربند ہوں اور اپنے گرو کے احکام پر عمل پیرا ہوں۔ سکھ مذہب میں حضرت عزرائیلؑ کو سب سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ موت، دوزخ اور سزا کے حوالے سے اسی فرشتے کا بار بار تذکرہ کیا گیا ہے۔ رزق حلال کھانے والے ہی آخرت میں امام وقت (گرو) کو پہچان سکیں گے اور جہنم سے بچ سکیں گے۔

خلاصہ بحث:

گرو گرنٹھ صاحب کی تعلیمات میں بھی ان جملہ کیفیات کا جزوی تذکرہ ملتا ہے جو کہ اسلامی عقیدہ آخرت کا بنیادی جزو ہیں۔ گرنٹھ صاحب میں متعدد مقامات پر دنیا کو فانی کہا گیا ہے اور موت کی اٹل حقیقت کو جا بجا بیان کیا گیا ہے۔ جب قیامت کا نقارہ بجے گا تو یہ زمین و آسمان، سورج، چاند، ستارے اور یہ جملہ کائنات تباہ ہو جائے گی۔ صرف اور صرف خدا کی ذات باقی رہے گی۔ وہی ذات غیر فانی اور لازوال ہے۔ ہر انسان کی موت کا ایک وقت معین ہے اور انسان کی روح فرشتے کے ذریعے قبض کرنے کا تصور سکھ مت کی تعلیمات کا حصہ ہے۔ بلکہ جو لوگ موت اور قبر کی حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے انھیں ناقص العقل قرار دیا گیا ہے۔

آخرت پر ایمان کے حوالے سے جن عقائد کو قرآن و حدیث میں نہایت وضاحت اور مدلل انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ عقائد گرو گرنٹھ صاحب میں اشارۃً اور بکھرے ہوئے موجود ہیں۔ سکھ مذہب میں آخرت اور قیامت کے تصور کے ساتھ ساتھ جس عقیدے کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، وہ آواگون (تناسخ) کا تصور ہے۔ آواگون ایک قدیم ہندو نظریہ ہے جس کے مطابق انسان کو مرنے کے بعد اعمال کی بنیاد پر دوبارہ ایک نیا جسم ملتا ہے۔ چوراسی (۸۴) لاکھ اجسام سے گزرنے کے بعد روح کو انسانی جسم میسر آتا ہے۔ گرنٹھ صاحب کی تعلیمات میں آواگون اور قیامت دونوں قسم کے نظریات پائے جاتے ہیں جو کہ ایک تضاد کی صورت ہے۔ تناسخ کا عقیدہ اسلامی تعلیمات کے بالکل منافی ہے اور یہ خالصتاً ہندو نظریہ ہے۔

اسلام میں اعمال کی جواب دہی کا تصور موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک معین وقت کے لیے انسان کو اس دنیا میں بھیجا ہے اور آخرت میں تمام بنی نوع انسان کا حساب و کتاب ہو گا۔ تمام لوگوں کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کیا جائے گا۔ کسی انسان کے ساتھ ذرہ برابر بھی زیادتی نہ ہوگی۔ سکھ تعلیمات کے مطابق بھی ہر انسان اپنے رب کے سامنے اپنے اعمال کا حساب و کتاب دے گا۔ لوگوں سے ان کے اعمال کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔ جن لوگوں کے اعمال صالح ہوں گے ان سے اچھا برتاؤ ہو گا اور جن لوگوں کے اعمال فبیح ہوں گے تو انھیں وحشی جانوروں کی طرز پر سزا ہوگی۔ آخرت میں کامیابی ہمیشہ حق و سچ کی ہوگی اور باطل کو شکست ہوگی۔

حواشی و حوالہ جات:

- 1 Gurū Granth Sāhib, Sri Rāg Mahalla 1, 64.
- 2 Ibid, Shalok Fareed, 1377.
- 3 Ibid, Wār Malār Shalook Mahalla 1, 1291.
- 4 Dr. Tara Chand, *Influence of Islam on Indian Culture* (Lahore: Mustafa Waheed Printers, 1979), 174.
- 5 Gurū Granth Sāhib, Sohi Mahalla 1, 751.
- 6 Ibid, Aasa Mahalla 3, 423.
- 7 Ibid, Rāg Soorath Mahalla 9, 631.
- 8 Gobind Singh Mansukhani, *Introduction to Sikhism* (New Delhi : Hemkunt Press, 2011), 39.
- 9 Gurū Granth Sāhib, Wār Sārāng Mahalla 1, 1238.
- 10 Ibid, Jāp Ji, 2.
- 11 Ibid, Rāg Gori Mahalla 1, 154.

۱۲ القرآن، ۲۱:۴۷۔

۱۳ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی، سنن الترمذی، باب ماجاء فی شأن الحساب والقصاص (بیروت: دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، طبعہ الثانی ۱۴۰۳ھ)، ۴:۳۶، رقم: ۲۵۳۲۔

- 14 Ibid, Wār Rām Kali Mahalla 1, 953.
- 15 Ibid, Sohi Mahalla 1, 751.
- 16 Ibid, Sri Rāg Mahalla 1, 20.

۱۷ القرآن، ۱۹:۷۱۔

۱۸ ترمذی، السنن الترمذی، باب ماجاء فی شأن الصراط، ۴:۴۲، رقم: ۲۵۴۹۔

- 19 Ibid, Shalok Fareed, 1377.
- 20 Ibid, Rāg Sohi Bani Ravi Das, 793.
- 21 القرآن، ۳: ۱۳۳۔

۲۲ ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، باب فی الایمان (بیروت: دار الفکر، سنن)، ۱:۶۵، رقم: ۱۸۴۔

۲۳ القرآن، ۲۶:۹۱-۹۵۔

۲۴ المسلم، الجامع الصحیح، باب فی شدۃ حرّ تار جھنم (قاہرہ: دار احیاء الکتب العربیۃ، ۱۳۷۴ھ)، ۸:۱۴۹، رقم: ۷۴۴۔

- 25 Ibid, Mahalla 5, 47.
- 26 Ibid, Rāg Gojri Mahalla 4, 493.
- 27 Ibid, Rāg Gori Mahalla 1, 141.
- 28 Ibid, Wār Aasa Mahalla 1, 471.
- 29 Ibid, Rāg Marū Mahalla 5, 1020.
- 30 Ibid, 1084.
- 31 Ibid, Rāg Talang Mahalla 1, 724.